اَلاَربَعِین

فِي

حُقُوقِ الوَالِدَین

(والدین کے حقوق پر ۴۰ احادیث)

تألیف

سید اکبر حسین الحنفي

فہرست

صفحہ	عنوانات
4	1. اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے محبوب عمل ۔
4	2. حسن سلوک کے سب سے زیادہ حقدار ۔
5	3. ماں....۔ ماں.....۔ ماں........۔
5	4. یہی تو احسان ہے ۔
6	5. پہلے ماں ، پھر باپ ۔
6	6. اس کی ناک مٹی میں مل جائے .....۔
7	7. اگرچہ غیر مسلم ہو ۔
7	8. کیا تو واقعی اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب چاہتا ہے ؟
8	9. کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں ؟
8	10. تیری جنت بھی اور تیری دوزخ بھی ۔
8	11. کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا ۔
9	12. تین مقبول دعائیں ۔
9	13. صلہ رحمی عرش سے وابستہ ہے ۔
10	14. سب سے بڑی نیکی ۔
10	15. باپ کے وفات پاجانے کے بعد ......۔
10	16. تینوں کے لئے جنت کی بشارت ۔
11	17. واپس جاؤ اور ان کو خوش کرو ۔
11	18. اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں ۔
11	19. والد تو جنت کا دروازہ ہے ۔
12	20. صبح صبح جنت کا دروازہ کھل لو ، یا دوزخ کا ۔
12	21. ایک دن میں سو ۱۰۰ مرتبہ حج ۔
13	22. عمر میں برکت اور رزق میں اضافے کے لیے ایک عمل ۔
13	23. قیامت کے دن ان پر نظر کرم نہیں ہو گی۔

14	24. وہ اللہ کی رحمت سے بہت دور ہو گیا۔
14	25. جس کے والدین ہوں لیکن اس کی بخشش نہ ہو پے۔
15	26. جنت تو ان کے پیروں کے نیچے ہے ۔
15	27. ماں کے قدموں کو تھام لو۔
16	28. ماں کے قدموں میں جنت۔
16	29. اللہ نے تمہارے لیے حرام قرار دیا۔
16	30. سب سے بڑے گناہ۔
17	31. کیا کوئی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ ہاں۔
17	32. اپنے ہی والدین پر لعنت۔
18	33. تین آدمیوں پر جنت حرام۔
18	34. قیامت کے دن رحمت سے محروم ۔
19	35. گناہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے...۔
19	36. ماں کی خدمت میں حج و عمرہ و جہاد...۔
20	37. والدین کے انتقال کے بعد، ان کے لیے استغفار۔
20	38. وفات کے بعد والدین کے حسن سلوک۔
21	39. والدین کی قبر کی زیارت، مغفرت کا ذریعہ ہے۔
22	40. والدین کی خدمت دعاؤں کی قبولیت کا سبب۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے محبوب عمل ۔

1- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَي اللهِ؟ قَالَ : الصَّلَاةُ عَلَي وَقْتِهَا قَالَ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا : اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : وقت پر نماز پڑھنا ۔ میں نے عرض کیا : پھر کون سا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : والدین سے حسن سلوک کرنا ۔ میں نے عرض کیا : پھر کون سا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ۔

حسن سلوک کے سب سے زیادہ حقدار ۔

2 – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَي رَسُوْلِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ : أُمُّکَ، قَال : ثُمَّ مَنْ؟ قَال : ثُمَّ أُمُّکَ قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ثُمَّ أُمُّکَ قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ثُمَّ أَبُوْکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں

1- أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : الأدب، باب : البر والصلة، 5 / 227، الرقم : 5625، وفي كتاب : مواقيت الصلاة، باب : فضل الصلاة لو قتها، 1 / 197، الرقم : 504، ومسلم في الصحيح، كتاب : الإيمان، باب : بيان كون الإيمان باﷲ تعالي أفضل الأعمال، 1 / 89، الرقم : 85،

2- أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : الأدب، باب : من أحق الناس بحسن الصحبة، 5 / 2227، الرقم : 5626 ,

حاضر ہوا اور عرض کیا : یا رسول اللہ! لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہاری والدہ ۔ انہوں نے عرض کیا : پھر کون ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہاری والدہ ۔ انہوں نے عرض کیا : پھر کون ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پھر تمہاری والدہ ہے ۔ انہوں نے عرض کیا : پھر کون ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پھر تمہارا والد ہے ۔

ماں۔۔۔۔ماں۔۔۔۔۔ماں۔۔۔۔۔۔۔۔

3- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبُوكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے اچھے سلوک کا کون حقدار ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرے باپ کا پھر جو تیرے قریب ہو پھر جو تیرے قریب ہو ۔

یہی تو احسان ہے ۔

4- عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَسَمِعَتُ صَوْتَ قَارِئٍ يَقْرَأُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ "، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَذَاكَ الْبِرُّ، كَذَاكَ الْبِرُّ، كَذَاكَ الْبِرُّ، وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ "

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا : میری آنکھ لگی، تو میں نے خود کو جنت میں پایا، پھر میں نے ایک قاری کی آواز سنی، جو تلاوت کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون پڑھتا ہے ؟ فرشتوں نے کہا، حارثہ بن نعمان ہیں ۔ حضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) نے فرمایا : ''یہی حال ہے احسان کا، یہی حال ہے احسان کا، یہی حال ہے احسان کا، حارثہ اپنی ماں کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے ۔

...... ومسلم في الصحيح، كتاب : البر والصلة والآداب، باب : بر الوالدين وأنهما أحق به، 4 / 1974، الرقم : 2548،

3- أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب : البر والصلة والآداب، باب : بر الوالدين وأنهما أحق به، 4 / 1974، الرقم : 2548،
4- أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في برالوالدين, 10 / 261 ، الرقم : 7467 ،

پہلے ماں ، پھر باپ ۔

5- عَنْ بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: أُمَّكَ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمَّكَ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمَّكَ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ الأَقْرَبَ فَالأَقْرَبَ.

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کس کے ساتھ بھلائی کروں ؟ فرمایا : اپنی ماں کے ساتھ ۔ میں نے عرض کیا : اس کے بعد ۔ فرمایا : اپنی ماں کے ساتھ ۔ میں نے عرض کیا : اس کے بعد فرمایا : اپنی ماں کے ساتھ ۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کیا : ان کے بعد کون زیادہ مستحق ہے ؟ فرمایا : تمہارے والد اور ان کے قریبی رشتہ داروں میں سے جو سب سے زیادہ قریبی ہو ۔ اور اسی طرح درجہ بدرجہ ۔

اس کی ناک مٹی میں مل جائے ......۔

6 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ : رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ. قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ : مَنْ أَدْرَکَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ کِلَيْهِمَا، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو ، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ ! وہ کون شخص ہے ؟ فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہیں ہوا۔

5- أخرجه الترمذي في السنن، كتاب : البِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب : مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ، 4 / 309، الرقم : 1897 ،

6- أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب : البر والصلة والآداب، باب : رغم أنف من أدرک أبويه أو أحدهما عند الکبر فلم يدخل الجنة، 4 / 1978، الرقم : 2551،

اگرچہ غیر مسلم ہو۔

7- عَنْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْها قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً، فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں جو مسلمان نہیں ہوئی تھی ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آئی , تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا : کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہاں، (یعنی کافرہ ماں کے ساتھ بھی حسن سلوک کیا جائے گا)۔

کیا تو واقعی اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب چاہتا ہے ؟

8- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ : أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَي رَسُوْلِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ : أُبَايِعُکَ عَلَي الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ، قَالَ : فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْکَ أَحَدٌ حَيٌّ؟ قَالَ : نَعَمْ، بَلْ کِلَاهُمَا حَيٌّ قَالَ : فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : فَارْجِعْ إِلَي وَالِدَيْکَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا : (یا رسول اللہ!) میں اجر و ثواب کے لئے آپ سے جہاد اور ہجرت کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا : ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تو (واقعی) اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا : جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اپنے والدین کے پاس جا اور ان سے اچھا سلوک کر۔

7- أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : الأدب، باب : صِلَةِ الوَالِدِ المُشْرِكِ، 8 / 4 ، الرقم : 5978 ،

8 - أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : الأدب، باب : لا يجاهد إلا باذن الأبوين، 5 / 2227، الرقم : 5627، ومسلم في الصحيح، كتاب : البر والصلة والآداب، باب : بر الوالدين وأنهما أحق به، 4 / 1975، الرقم : 2549،

کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں ؟

9- وفي رواية لهما : جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ : أَحَيٌّ وَالِدَاکَ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ.

اور بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر جہاد پر جانے کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا : جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تو اُن کی خدمت میں ہی جہاد (کوشش) کر۔

تیری جنت بھی اور تیری دوزخ بھی ۔

10- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَي وَلَدِهِمَا؟ قَالَ : هُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا : یا رسول اللہ! والدین کا اپنی اولاد پر کتنا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : وہ دونوں تیری جنت (بھی) ہیں اور دوزخ (بھی) ۔(یعنی ان کی خدمت کرکے جنت حاصل کرلو یا نافرمانی کرکے دوزخ کے مستحق ہو جاؤ)۔

تیری جنت بھی اور تیری دوزخ بھی ۔

11- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ.

9- أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : الأدب، باب : لا يجاهد إلا باذن الأبوين، 5 / 2227، الرقم : 5627، ومسلم في الصحيح، كتاب : البر والصلة والآداب، باب : بر الوالدين وأنهما أحق به، 4 / 1975، الرقم : 2549،

10- أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب : الأدب، باب : بر الوالدين، 2 / 1208، الرقم : 3662،

11- أخرجه الترمذي في السنن، كتاب : البِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب : مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ، 4 / 315، الرقم : 1906،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا ۔ ہاں البتہ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر وہ اپنے والد کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے ۔

تین مقبول دعائیں ۔

12- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ المَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ المُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تین دعائیں قبول ہونے میں کوئی شک نہیں, ایک مظلوم کی بددعا، دوسری مسافر کی دعا , اور تیسری والد کی بیٹے کے لیے بددعا۔

صلہ رحمی عرش سے وابستہ ہے ۔

13- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ : مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : رحم عرش سے معلق (وابستہ) ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ جس نے مجھے ملایا اللہ تعالیٰ اسے ملائے، اور جس نے مجھے کاٹا اللہ اسے کاٹے ۔

12- أخرجه الترمذي في السنن، كتاب : البِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب : مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الوَالِدَيْنِ، 4 / 314، الرقم : 1905،

13- أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب : البر والصلة والآداب، باب : صلة الرحم وتحريم وقطيعتها، 4 / 1981، الرقم : 2555، وابن أبي شيبة في المصنف، 5 / 217، الرقم : 25388،

سب سے بڑی نیکی ۔

14- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ : أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ : أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں سے نیکی کرے ۔

باپ کے وفات پاجانے کے بعد ......۔

15- وفي رواية : إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعدَ أَنْ يُوَلِّيَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اور ایک روایت میں ہے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے وفات پاجانے کے بعد اس کے دوستوں سے نیکی کرے ۔

تینوں کے لئے جنت کی بشارت ۔

16- عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَةٌ عَلَى الوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانٌ إِلَى المَمْلُوكِ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تین نیکیاں ایسی ہیں کہ جو انہیں اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنی حفاظت میں رکھے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔ ضعیف پر نرمی کرنا ، والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا , اور غلام پر احسان کرنا ۔

14, 15- أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب : البر والصلة والآداب، باب : فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما، 4 / 1979، الرقم : 2552،

16- أخرجه الترمذي في السنن، كتاب : صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 4 / 656، الرقم : 2494،

واپس جاؤ اور ان کو خوش کرو۔

17– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَلَقَدْ تَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا.

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا : میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کرتا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم واپس چلے جاؤ اور ان کو خوش کرو جیسے کہ تم نے ان کو رونے پر مجبور کیا ہے ۔

اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں ۔

18– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے ۔

والد تو جنت کا دروازہ ہے ۔

19– عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِيَ امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا، قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ البَابَ أَوْ احْفَظْهُ.

17– أخرجه النسائي في السنن، كتاب : الْبَيْعَةِ ، باب : الْبَيْعَةُ عَلَى الْهِجْرَةِ ، 7 / 143 ، الرقم : 4163 ،

18– أخرجه الترمذي في السنن، كتاب : البِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , باب : مَا جَاءَ مِنَ الفَضْلِ فِي رِضَا الوَالِدَيْنِ ، 4 / 656، الرقم : 2494،

19– أخرجه الترمذي في السنن، كتاب : البِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , باب : مَا جَاءَ مِنَ الفَضْلِ فِي رِضَا الوَالِدَيْنِ ، 4 / 311، الرقم : 1900،

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور یہ کہا کہ میری ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں ۔ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو فرماتے سنا کہ ''والد جنت کے دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے ، اب تیری خوشی ہے کہ اس دروازہ کی حفاظت کرے یا ضائع کر دے ۔

صبح صبح جنت کا دروازہ کھل لو ، یا دوزخ کا ۔

20- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا " قَالَ الرَّجُلُ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: " وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کے انھوں نے کہا، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا : جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہے ، اس کے لیے صبح ہی کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے متعلق خدا کی نافرمانی کرتا ہے ، اس کے لیے صبح ہی کو جہنم کے دو ۲ دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے ۔ ایک شخص نے کہا ، اگر چہ ماں باپ اس پر ظلم کریں ؟ فرمایا : '' اگرچہ ظلم کریں ، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں ۔''

ایک دن میں سو ۱۰۰ مرتبہ حج ۔

21- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً "، قَالُوا: وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: " نَعَمْ، اللهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ. "

20- أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في برالوالدين، فصل في حفظ حق الوالدين بعد موتهما, 10 / 306 ، الرقم : 7538،

21- أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في برالوالدين، 10 / 265 ، الرقم : 7472،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا : '' جب اولاد اپنے والدین کی طرف نظر رحمت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر کے بدلے حج مبرور (مقبول) کا ثواب لکھتا ہے۔ لوگوں نے کہا ، اگرچہ دن میں سو ۱۰۰ مرتبہ نظر کرے ؟ فرمایا : ہاں اللہ (عزوجل) بڑا ہے اور اطیب ہے۔'' (یعنی اُسے سب کچھ قدرت ہے ، اس سے پاک ہے کہ اس کو اس کے دینے سے عاجز کہا جاے) ۔

عمر میں برکت اور رزق میں اضافے کے لیے ایک عمل۔

22– عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ، وَأَنْ يُزَادَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت اور رزق میں اضافہ ہو جائے ، اسے چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کیا کرے ۔

قیامت کے دن ان پر نظر کرم نہیں ہو گی۔

23– **عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عِبَادًا، لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ قِيلَ لَهُ: مَنْ أُولَئِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مُتَبَرٍّ مِنْ وَالِدَيْهِ رَاغِبٌ عَنْهُمَا، وَمُتَبَرٍّ مِنْ وَلَدِهِ، وَرَجُلٌ أَنْعَمَ عَلَيْهِ قَوْمٌ فَكَفَرَ نِعْمَتَهُمْ، وَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ.**

حضرت سہل سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ ہم کلام نہیں ہو گا نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور نہ ان پر نظر کرم فرمائے گا , کسی نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو اپنے والدین سے بیزاری اور بے رغبتی کریں , جو اپنی اولاد سے بیزار ظاہر کریں , اور وہ شخص جس پر کسی قوم نے کوئی احسان کیا ہو،اور وہ ان کی

22– أخرجه وأحمد بن حنبل في المسند، مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ, 21 / 93 ، الرقم : 13401،

23– أخرجه وأحمد بن حنبل في المسند، 24 / 397 ، الرقم : 15636 ،

ناشکری کر کے ان سے بیزاری ظاہر کرنے لگے ۔

وہ اللہ کی رحمت سے بہت دور ہو گیا۔

24- عَنْ أُبَيٍّ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا، ثُمَّ دَخَلَ النَّارَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ، فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَأَسْحَقَهُ.

حضرت ابی بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور پھر بھی جہنم میں چلا جائے تو اللہ نے اس کو اپنی رحمت سے بہت دور کردیا، اور اس سے ناراض ہوا ۔

جس کے والدین ہوں لیکن اس کی بخشش نہ ہو پے۔

25- عَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً، فَهِيَ فِدَاؤُهُ مِنَ النَّارِ قَالَ: عَفَّانُ: مَكَانَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ بِعَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ، وَمَنْ أَدْرَكَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، وَمَنْ ضَمَّ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ أَبَوَيْنِ مُسْلِمَيْنِ ، قَالَ: عَفَّانُ: إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ حَتَّى يُغْنِيَهُ اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.[1]

حضرت مالک بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے , کہ جو شخص کسی مسلمان آدمی کو آزاد کرتا ہے , وہ جہنم سے اس کی آزادی کا سبب بن جاتا ہے , اور آزاد ہو نے والے کے ہر عضو کے بدلے میں اس کا ہر عضو جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے , جو شخص اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پائے پھر بھی اس کی بخشش نہ ہو تو وہ(اللہ کی رحمت) بہت دور جا پڑا , جو شخص مسلمان ماں باپ کے کسی یتیم بچے کو اپنے کھانے اور پینے میں شامل رکھتا ہے ، یہاں تک کہ اللہ اس (بچے) کو خود کفیل بنادے، (یعنی خود کما نے لگ جاتا ہے) تو اس کے لئے یقینی طور پر جنت واجب ہوتی ہے ۔

24- أخرجه وأحمد بن حنبل في المسند، 31 / 373 ، الرقم : 19027 ,

25- أخرجه وأحمد بن حنبل في المسند، 31 / 375 ، الرقم : 19030 ,

جنت تو ان کے پیروں کے نیچے ہے ۔

26- عَنْ جَاهِمَةَ رضي الله عنه قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم أَسْتَشِيْرُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم : أَلَکَ وَالِدَانِ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : إِلْزَمْهُمَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِهِمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جہاد کا مشورہ لینے کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں ؟ میں نے عرض کیا : جی ہاں (زندہ ہیں) ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : انہی کے ساتھ رہو کہ جنت ان کے پاؤں تلے (پاؤں کے نیچے) ہے ۔

ماں کے قدموں کو تھام لو۔

27- عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: " جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ: حَيَّةٌ أُمُّكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: الْزَمْهَا قُلْتُ: مَا أَرَى فِيهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِنًى، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ: الْزَمْ رِجْلَيْهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ "

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا, اور عرض کی : یا رسول اللہ !(صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم) میں آپ کے ساتھ اللہ کی راہ میں اس کی رضا کی خاطر جہاد کرنا چاہتا ہوں، مجھے اجازت مرحمت فرمایئے. رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا : تیری ماں زندہ ہے ؟ عرض کی : ہاں , اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا : جا اپنی ماں کی خدمت کر, صحابی بیان کرتے ہیں میں نے خیال کیا کے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے توجہ نہیں مرحمت فرمائی لہٰذا میں نے کئی بار عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جا کر ماں کے قدموں کو تھام لو جنت وہیں ہے۔

26- أخرجه النسائي في السنن، كتاب : الجهاد، باب : الرخصة في التخلف لمن له والدة، 6 / 11، الرقم : 3104، والطبراني في المعجم الكبير، 2 / 289، الرقم : 2202،

27- أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 518، الرقم : 33460،

ماں کے قدموں میں جنت۔

28- عَنْ أَبِي النَّضْرِ الْأَبَّارُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیں کے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا : جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

اللہ نے تمہارے لیے حرام قرار دیا۔

29- عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَوَأْدَ البَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ المَالِ. "

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ اللہ نے تم پر ماؤوں کی نافرمانی , اور حقداروں کو حق نہ دینا , اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے , اور تمہارے لیے قیل و قال (بے جا بحث وتکرار), اور سوال کی کثرت , اور مال کے ضائع کرنے کو ناپسند کیا (مکروہ قرار دیا)۔

سب سے بڑے گناہ۔

30- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ.

28- أخرجه الشهاب القضاعي في المسند، 1 / 102 ، الرقم : 119،

29- أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : الأدب، باب : عُقُوقُ الوَالِدَيْنِ مِنَ الكَبَائِرِ، 8 / 4 ، الرقم : 5975 ،

30- أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : الِاسْتِئْذَانِ ، باب : مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ ، 8 / 61 ، الرقم : 6273 ،

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کہ کیا میں تم کو سب سے بڑے گناہ نہ بتلادوں ؟ لوگوں نے عرض کیا : کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ نے فرمایا : اللہ کا شریک ٹھہرانا . اور والدین کی نافرمانی کرنا ۔

کیا کوئی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے ؟ ہاں۔

31- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کہ بڑے گناہ یہ ہیں کہ کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہاں . کوئی آدمی کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو اپنے باپ کو گالی دیتا ہے . اور کوئی کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اپنی ماں کو گالی دیتا ہے ۔

اپنے ہی والدین پر لعنت۔

32- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا : کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے، کسی نے عرض کیا : یا رسول اللہ! آدمی اپنے ماں باپ پر کس طرح لعنت کر سکتا ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے ماں اور باپ کو گالی دے گا ۔

31- أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب : الْإِيمَانَ ، باب : بَيَانِ الْكَبَائِرِ وَأَكْبَرِهَا ، 1 / 92 ، الرقم : 90 ،

32- أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : الأَدَبِ ، باب : لاَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ، 8 / 3 ، الرقم : 5973 ،

تین آدمیوں پر جنت حرام۔

33- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْعَاقُّ، وَالدَّيُّوثُ "، الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخَبَثَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تین آدمیوں پر اللہ نے جنت کو حرام قرار دے دیا ہے ، شراب کا عادی ، والدین کا نافرمان , اور وہ بے غیرت آدمی جو اپنے گھر میں گندگی کو برداشت کرتا ہے ۔

قیامت کے دن رحمت سے محروم ۔

34- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ - الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ -، وَالدَّيُّوثُ، وَثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمُدْمِنُ الْخَمْرَ، وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے , اور نہ ہی قیامت کے دن اللہ ان پر نظر کرم فرمائے گا ، والدین کا نافرمان ، مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت , اور دیوث (وہ بے غیرت جو اپنے گھر میں گندگی کو برقرار رکھتا ہے) اور تین آدمیوں پر اللہ قیامت کے دن نظر رحمت نہ فرمائے گا , والدین کا نافرمان ، عادی شرابی ، دے کر احسان جتانے والا۔

33- أخرجه وأحمد بن حنبل في المسند، 9 / 272 ، الرقم : 5372 ,

34- أخرجه وأحمد بن حنبل في المسند، 10 / 321 ، الرقم : 6180 ,

گناہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے۔۔۔

35- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ.

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے گناہگار ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کو ضائع کردے جن کی روزی کا وہ ذمہ دار ہو۔ (مثلاً ضعیف والدین اور بیوی بچے)

ماں کی خدمت میں حج و عمرہ و جہاد۔۔۔

36- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَقَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي الْجِهَادَ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ: فَهَلْ بَقِيَ أَحَدٌ مِنْ وَالِدَيْكَ؟ فَقَالَ: أُمِّي قَالَ: «فَابْلُ اللَّهَ عُذْرًا فِي بِرِّهَا , فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَأَنْتَ حَاجٌّ وَمُعْتَمِرٌ وَمُجَاهِدٌ إِذَا رَضِيَتْ عَنْكَ أُمُّكَ , فَاتَّقِ اللَّهَ وَبَرَّهَا»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیں کے ایک آدمی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا , اور اس نے عرض کیا : میں جہاد کی خواہش رکھتا ہوں, لیکن اس کی طاقت نہیں ہے , آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے ؟ اس نے عرض کیا : ماں زندہ ہے , اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا : پس تو اُس کی (ماں) اطاعت میں اللہ سے اُجر پیش کر، جب تو ایسا کرے گا تو حج کرنے والا بن جائے گا اور عمرہ کرنے والا بن جائے گا اور جہاد کرنے والا بھی، جب کے تیری ماں تجھ سے راضی ہو جائے، بس تو اللہ سے ڈر اور اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کر ۔

35- أخرجه وأحمد بن حنبل في المسند، 11 / 36 ، الرقم : 6495 ,

36- أخرجه الطبراني في المعجم الصغير ، 1 / 144 ، الرقم : 218,

والدین کے انتقال کے بعد، ان کے لیے استغفار۔

37- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا، وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتَّى يَكْتُبَهُ اللهُ بَارًّا."

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا : کہ '' کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا ,اور یہ ان کی نا فرمانی کرتا تھا ، اب ان کے لیے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے ۔''

وفات کے بعد والدین کے حسن سلوک۔

38- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: «نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا»

حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ الساعدی فرماتے ہیں کہ : ہم لوگ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ میں کا ایک شخص حاضر ہوا, اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم میرے والدین مرچکے ہیں , اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ باقی ہے ؟ فرمایا : ''ہاں , ان کے لیے دُعا و استغفار کرنا , اور جو انھوں نے عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا اور جس رشتہ والے کے ساتھ انھیں کی وجہ سے سلوک کیا جا سکتا ہو اس کے ساتھ سلوک کرنا , اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا ۔''

37- أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في برالوالدين، فصل في حفظ حق الوالدين بعد موتهما, 10 / 298 ، الرقم : 7524،

38- أخرجه أبي داود في السنن، كتاب : الْأَدَبِ ، باب : فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ، 4 / 336 ، الرقم : 5142 ،

والدین کی قبر کی زیارت، مغفرت کا ذریعہ ہے۔

39- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا "

حضرت محمد بن نعمان سے مرسلًا روایت ہے، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا : ''جو اپنے والدین یا دونوں میں کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ زیارت کریگا ، اس کی مغفرت ہوجائے گی اور نیکوکار لکھا جائے گا۔ ''

39- أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في برالوالدين، فصل في حفظ حق الوالدين بعد موتهما, 10 / 297، الرقم : 7522،

والدین کی خدمت دعاؤں کی قبولیت کا سبب ۔

40- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ، فَادْعُوا اللهَ تَعَالَى بِهَا، لَعَلَّ اللهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَامْرَأَتِي، وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ، حَلَبْتُ، فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ، فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ، وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ، فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً، نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللهُ مِنْهَا فُرْجَةً، فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ، وَقَالَ الْآخَرُ: اللهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَتَعِبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَجِئْتُهَا بِهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ، وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ عَنْهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً، فَفَرَجَ لَهُمْ، وَقَالَ الْآخَرُ: اللهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي، قُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا، فَخُذْهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، خُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا، فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ، فَفَرَجَ اللهُ مَا بَقِيَ،

40- أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب : الرِّقَاقِ، باب : قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ وَالتَّوَسُّلِ بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ، 4 / 2099 ، الرقم : 2743،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تین آدمی چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے گھیر لیا , تو انہوں نے پہاڑ میں ایک غار کی طرف پناہ لی . ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر آکر گر گیا , جس سے اس غار کا منہ بند ہو گیا . ان میں سے ایک نے کہا : اپنے اپنے نیک اعمال کو دیکھو , جو خالص اللہ کی رضا کے لئے کئے ہوں , اور اس کے ذریعہ اللہ سے دعا مانگو ,شاید اللہ تم سے اس مصیبت کو ٹال دے , تو ان میں سے ایک نے عرض کیا : اے اللہ میرے والدین بہت بوڑھے تھے , اور میری بیوی بھی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے , اور میں (جنگل میں مویشی) چرایا کرتا تھا , جب میں ان کے پاس شام کو واپس آتا تو دودھ نکالتا , تو میں اپنے والدین سے ابتدا کرتا , اور انہیں اپنے بچوں سے قبل پلاتا , ایک دن جنگل کے دور ہونے کی وجہ سے مجھے تاخیر ہو گئی , اور میں رات کو آیا , تو میں نے اپنے والدین کو سویا ہوا پایا ,میں نے پہلے کی طرح دودھ دوہا , اور دودھ کا برتن لے کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا , میں انہیں ان کی نیند سے اٹھانا ناپسند کرتا تھا , اور مجھے ان سے پہلے اپنے بچوں کو پلانا بھی پسند نہ تھا , اور بچے میرے قدموں کے پاس چلا رہے تھے , مگر میں نے انہیں دودھ نہیں دیا , اور صبح ہونے تک میرا (اور میرے بچوں اور والدین) کا معاملہ یونہی رہا , پس تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل صرف اور صرف تیری رضا کے لئے کیا تھا , تو ہمارے لئے کچھ کشادگی فرمادے , جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں , پس اللہ نے ان کی لئے اتنی کشادگی فرمادی کہ انہوں نے آسمان دیکھا , اور دوسرے نے عرض کیا : اے اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے میں محبت کرتا تھا , جس طرح مردوں کو عورتوں سے سخت محبت ہوتی ہے , میں نے اس سے اس کی ذات کو طلب کیا ,یعنی بدکاری کا اظہار کیا تو اس نے ایک سو دینار لانے تک انکار کردیا , میں نے بڑی محنت کر کے سو دینار جمع کئے , اور اس کے پاس لایا , پس جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا : اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر ,اور مہر کو اس کے حق (نکاح) کے بغیر نہ کھول , میں اس سے کھڑا ہو گیا , یا اللہ تجھے یقینا علم ہے کہ میں نے یہ عمل صرف تیری رضا کے لئے کیا ہے پس ہمارے لئے اس غار سے کچھ کشادگی فرما دے , پس ان کے لئے (ذرا اور) کھول دیا گیا , اور تیسرے نے عرض کیا : اے اللہ میں نے ایک مزدور کو ایک فرق چاول مزدوری پر رکھا , جب اس نے اپنا کام پورا کرلیا , تو کہا : میرا حق مجھے دے دو , میں نے اسے وہ ایک فرق دینا چاہا , تو وہ منہ پھیر کر چلا گیا , پس میں اس کے پیچھے (اس ایک فرق چاول کے ذریعہ) کھیتی باڑی کرتا رہا , یہاں تک کہ اس سے گائے اور ان کے چرواہے میرے پاس جمع ہو گئے , پھر وہ شخص میرے پاس آیا , اور کہنے لگا : اللہ سے ڈر اور میرے حق میں مجھ پر ظلم نہ کر , میں نے کہا : وہ گائیں اور ان کے چرواہے لے جاؤ , اس نے کہا اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر , میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا , وہ بیل اور ان کے چرواہے لے جاؤ , اس نے انہیں لیا اور چلا گیا , اگر تیرے علم میں (اے اللہ!) میرا یہ عمل تیری رضامندی کے لئے تھا , تو ہمارے لئے باقی راستہ بھی کھول دے , تو اللہ نے باقی راستہ بھی کھول دیا۔